رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

پاکستان

یوم جمعۃ المبارک

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی "	۱۱ "
سہ ماہی "	۶ "
ماہوار "	۲½ "

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۹ وفا ۱۳۲۷ھش | یکم رمضان ۱۳۶۷ھ | ۹ جولائی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۵۴

ماہ رمضان کیلئے برف کا نرخ ۲ ر فی سیر مقرر کیا گیا ہے

لاہور ۸ جولائی۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی طرف سے ایک پریس نوٹ مظہر ہے کہ برف تیار کرنے والی فیکٹریوں کے مالکان سے مشورہ کے بعد ماہ رمضان المبارک کے لئے برف کا پرچون نرخ ۲ ر فی سیر مقرر کیا گیا ہے۔ ہر خاندان کو ایک وقت میں تین سیر سے زائد برف نہ دی جائیگی۔ پبلک کو ۲ ر فی سیر سے زائد قیمت پر برف بیچنے والوں کی رپورٹ کرنی چاہیئے ایسے دکانداروں کو فیکٹریاں برف سپلائی نہیں کریگی۔ جو مقررہ نرخ سے زائد قیمت پر برف فروخت کرتے ہوئے پکڑے جائینگے۔

کشمیر میں ہر محاذ پر آزاد فوج فتحیاب ہو رہی ہے

زندہ آدمی کی کھال اتار دی گئی

لاہور ——— اپنے نامہ نگار خصوصی سے ——— جولائی

آزاد کشمیر علاقوں کا دورہ کرنے کے وقت مجھے آزاد فوجوں کی ایک چوکی میں فوجی حکام کے روبرو موضع ساج تحصیل راجوری کے پڑھے لکھے ہوئے کشمیری مسلمان عبد السلام نے بتایا کہ اس کے برادر نسبتی امیر علی کی جو ساج بھر میں سب سے زیادہ بارسوخ آدمی تھا۔ متواتر دو دن زدوکوب کرنے کے بعد زندہ کی کھال اتاری گئی ہے۔ عبد السلام نے بتایا کہ مکانوں کو آگ لگا دینا۔ عورتوں کی بے حرمتی کرنا۔ بچوں کو سنگینوں سے موت کے گھاٹ اتار دینا تو ہندوستانی فوجوں کے ادنے کھیل ہیں لیکن زندہ آدمی کی کھال اتارنے کا ظلم اپنی نوعیت کا پہلا ظلم ہے جس نے ساج اور بڈھا نو دونوں دیہات کے باقی ماندہ مسلمانوں کو جان بچا کر بھاگ نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ عبد السلام نے یہ بھی بتایا کہ ہندوستانی سکھ اور ڈوگرے سپاہی حملوں کے لئے مورچے ننگی عورتوں سے کھدواتے ہیں۔ اور وہ جو اس پر آمادہ نہیں ہوتیں انہیں شہوانی حرص کو پورا کر لینے کے بعد موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا ہے۔

عارضی صلح کی میعاد میں توسیع ہونے کے کوئی آثار نہیں

یو۔ این۔ او کے عملہ کو فلسطین سے نکال لینے کے انتظامات

قاہرہ ۸ جولائی کونٹ برناڈوٹ نے فلسطین میں عارضی صلح کی میعاد میں توسیع کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ عرب لیگ نے اسے نامنظور کر دیا ہے۔ اور جنگ کی تیاریوں کو تیز تر کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہودی بھی اس تجویز کو نامنظور کر دینگے۔ چونکہ عارضی صلح کی میعاد کل ختم ہو رہی ہے۔ اور میعاد میں توسیع کا سردست کوئی امکان موجود نہیں۔ اسلئے یو۔ این۔ او کا جو عملہ فلسطین گیا ہوا تھا۔ اسے وہاں سے نکال لینے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

"حیدر آباد کا مسئلہ انصاف اور معقولیت سے ہی حل ہو سکتا ہے" (نظام دکن)

حیدر آباد ۸ جولائی نظام دکن نے ایک تقریب پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ حیدر آباد اور ہندوستان کے درمیان جن مسائل پر اختلاف پیدا ہو گیا ہے ان کا مناسب حل یقیناً دریافت کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ انصاف اور معقولیت کو ملحوظ رکھا جائے

ہندوستانی بریگیڈیر عثمان جھنگڑ کے مقام پر مارا گیا ہے

دشمن ہر حملے اور ہر جھڑپ میں منہ کی کھا رہا ہے

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۸ جولائی

مجاہدین اب قریباً تین چوتھائی محاذوں پر مدافعت چھوڑ کر جارحانہ سرگرمیوں پر اتر آئے ہیں۔ دشمن ہر حملے اور ہر جھڑپ میں پیٹھ دکھا رہا ہے۔ اگر مجاہدین کی پیشقدمی کی رفتار یہی رہی تو ہم خدا کے فضل سے نہ صرف اپنے گذشتہ دنوں کھوئے ہوئے علاقے ہی حاصل کر سکیں گے بلکہ دشمن کو کشمیر سے باہر نکال کر ہی دم لینگے۔ یہ ہیں وہ الفاظ جو اکھنور سے پونچھ تک کے علاقہ کی آزاد فوجوں کے انچارج جنرل بیگ نے ہمارے نمائندہ خصوصی سے کہے۔

جواں سال جنرل بیگ نے بتایا کہ گو ہندوستانی حکومت نے اس بات کو چھپانے کی کوشش کی ہے لیکن ہم دشمن کی چوکیوں۔ اُن میں اُس کی طاقت اور اُس کی دیگر خفیہ سرگرمیوں سے بے خبر نہیں ہیں۔ بریگیڈیر عثمان جھنگڑ کے مقام پر مارا گیا ہے۔ اور مجاہدین کی اس گولہ باری سے مارا گیا ہے۔ جو انہوں نے تین اور چار جولائی کی درمیانی رات کو جھنگڑ پر کی۔ بریگیڈیر عثمان کے مارے جانے سے اس کے سارے کے سارے بریگیڈ کے حوصلے پست ہو گئے ہیں۔ اور آپ کو ان تمام علاقوں سے دشمن بہت جلد فرار ہوتا نظر آئے گا۔

آپ نے فرمایا ہندوستانی فوجوں کے مظالم اس حد تک پہنچ گئے ہیں۔ کہ جب کوئی مجاہد انہیں سن پاتا ہے۔ اس کے لئے کوئی چارہ رہتا ہی نہیں سوائے اس کے کہ وہ اپنے وطن کی ناموس کے لئے کٹ مرے۔ آپ نے بتایا کہ ہم نے گذشتہ پندرہ روز سے جارحانہ کارروائیاں شروع کر رکھی ہیں۔ اور دشمن ہر محاذ پر پسپا ہو رہا ہے۔

ہندوستان و پاکستان سے مغویہ عورتوں کی بازیابی

لاہور ——— اپنے نامہ نگار سے ——— ۸ جولائی

بین المملکتی معاہدے کے مطابق ۳۱ مئی ۱۹۴۸ء تک دونوں حکومتوں میں کل ۱۳ ہزار ۵ سو اکیس مغویہ خواتین برآمد کی گئی ہیں۔ اس تعداد میں ۷۹۵۵ مسلمان خواتین ہیں۔ جو ہندوستان سے برآمد ہوئی ہیں اور باقی ۵۱۱۶ غیر مسلم جنہیں پاکستانی علاقے سے نکالا گیا ہے۔ ان اعداد و شمار کو دونوں حکومتوں نے تسلیم کر لیا ہے۔ صوبہ وار اور ریاست وار مغویہ عورتوں کی بازیابی کی تفاصیل یہ ہیں:۔

پاکستان: مغربی پنجاب	۴۲۸۵
صوبہ سرحد	۳۴۱
بہاولپور	۴۹۰
میزان	۵۱۱۶
ہندوستان: مشرقی پنجاب	۵۶۵۳
دہلی	۵۱
دیگر ریاستیں	۱۰
مشرقی پنجاب کی ریاستیں	۱۹۰۴
الور	۱۵۷
بھرت پور	۶۰
میزان	۷۹۵۵

تیس ہزار ایکڑ زمین پر شکار کی ممانعت کر دی گئی

لاہور ۸ جولائی مغربی پنجاب میں آئندہ چند مہینوں میں قریباً تیس ہزار ایکڑ زمین پر شکار کی ممانعت کر دی جائیگی ہر ضلع میں ناجائز طور پر شکار کھیلنے کو روکنے کیلئے اور جنگلی پرندوں اور جانوروں کے محفوظ علاقوں کی دیکھ بھال کیلئے خاص کمیٹیاں مقرر کی گئی ہیں۔

یاد رہے کہ تقسیم پنجاب کی وجہ سے بہترین شکارگاہیں اور جانوروں کے محفوظ علاقے مشرقی پنجاب میں آ گئے ہیں

پاکستان کی عظمت کیلئے مبلغانہ جوش سے کام کرو

لاہور ۸ جولائی۔ میجر مبارک علی شاہ وزیر مال مغربی پنجاب نے کل نئے دیپالپور میں نہر کی کھدائی کے کام کا معائنہ کیا۔ مزدوروں کو مخاطب کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ آپ کی کدال کی ہر ضرب اور کھدائی کا ایک ایک انچ تعمیر پاکستان کے سلسلے میں ایک ٹھوس قدم کی حیثیت رکھتا ہے پاکستان کو تقویت دینا آپ کی اپنی ذمہ داری ہے اور اس سے عہدہ برآ ہونے کا ذریعہ صرف کام، اچھا کام اور تیز رفتار کام ہے آپکو اپنے ملک کی عظمت اور بھلائی کے لئے مبلغانہ جوش و خروش سے کام لینا چاہیئے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

تارک زکوٰۃ کے خلاف اعلانِ جنگ

زکوٰۃ اسلام کا ایک عظیم الشان رکن ہے ۔ اور ہر صاحب نصاب پر اس کی ادائیگی فرض ہے ۔ اگر کوئی شخص زکوٰۃ دینے کے قابل ہے اور وہ اسے ادا نہیں کرتا ۔ تو وہ حقیقتاً مسلمان نہیں اور اس سے زکوٰۃ بزور وصول کی جا سکتی ہے ۔ چنانچہ حدیث شریف میں حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ لکھا ہے کہ

لما توفی النبی صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ وکفر من کفر من العرب قال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الٰہ الا اللہ فمن قال لا الٰہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوٰۃ والزکوٰۃ فان الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعھا

یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہو گیا اور حضور کے بعد حضرت ابو بکرؓ خلیفہ ہوئے ۔ تو بعض عرب مرتد ہو گئے ۔ اور زکوٰۃ دینے سے انکار کیا۔ اس وقت حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکر کو کہا کہ آپ لوگوں سے کیسے لڑیں گے ۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس سے لڑنا منع ہے ۔ تو حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جو شخص زکوٰۃ اور نماز میں فرق کرے گا اور ایک کا اقرار اور دوسری کا انکار کرے گا ۔ میں اس سے لڑوں گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے ۔ اور خدا کی قسم اگر وہ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک اونٹ کے باندھنے کی رسی بھی زکوٰۃ میں دیتے تھے اور آج نہ دیں گے تو میں ان سے جنگ کروں گا ۔

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کس طرح حضرت ابو بکرؓ جیسے رحم دل انسان نے زکوٰۃ کی وجہ سے جنگ اختیار کی اور جب تک اللہ تعالیٰ کے اس فریضہ کو لوگوں نے ادا نہ کر دیا ۔ آپ نے برابر کوشش جاری رکھی (نظارت بیت المال)

مکرم حکیم فضل الٰہی صاحب بھیروی عرصہ دراز سے بیمار ہیں ۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں میاں رحمت علی صاحب حجام لنگے ضلع گجرات فلاح دارین کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔

تحریک وعدہ بیعت رپورٹ از جنوری تا جون ۱۹۴۹ء

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے ماتحت "فارم تحریک وعدہ بیعت" شروع سال میں بھجوایا گیا تھا ۔ کہ اسے مکمل کر کے حضور کی خدمت میں ارسال کیا جائے لیکن ابھی تک بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ فرمائی ہے ۔ آخر جون تک صرف ۷۷ جماعتوں سے وعدہ ہائے بیعت کی فہرست آئی ہے براہ کرم باقی جماعتیں توجہ فرمائیں اور فارم پُر کر کے جلد بھجوا دیں ۔ اس ضمن میں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے ۔ کہ اس بارہ میں حضور کی ہدایت یہ ہے ۔ کہ ہر بالغ احمدی فرد عہد کرے کہ وہ سال میں کم از کم ایک احمدی بنائے گا ۔ پس جماعتوں کے وعدے اس معیار کے مطابق آنے چاہئیں ۔ نیز وعدہ کنندہ افراد اور جماعتوں کو جلد سے جلد اپنے وعدے پورے کرنے چاہئیں ۔ مندرجہ ذیل نقشہ سے ظاہر ہے کہ وعدہ کنندہ جماعتوں اور افراد میں سے ابھی بہت کم احباب نے اپنے وعدے پورے کئے ہیں ۔ ۷۷ جماعتوں کے ۱۲۱۴ افراد نے کم از کم ایک احمدی بنانے کا عہد کیا تھا ۔ مگر ان جماعتوں میں جون تک صرف ۱۰۹ احباب احمدی ہوئے ہیں ۔ پس پوری جدوجہد کی ضرورت ہے (انچارج دفتر بیعت تاریخ اسلام)

نمبر شمار	نام جماعت و ضلع	تعداد افراد وعدہ کنندگان	تعداد بیعت جو جنوری سے جون تک ہوئی	نمبر شمار	نام جماعت و ضلع	تعداد افراد وعدہ کنندگان	تعداد بیعت جو جنوری سے جون تک ہوئی
	گجرات			۶۳	کھریپڑ	۳۴	x
						۹۲	x

چوہدری محمد ابراہیم صاحب فیروز پوری کے تاثرات

میں پاکپتن میں تھا تو مولوی اللہ دتا صاحب وہاں تبلیغ کے لئے گئے ۔ میں نے سخت مخالفت کی اور بحیثیت سیکرٹری انجمن خریدیہ یہ اعلان کرا دیا کہ کوئی احمدیوں کی مجالس میں نہ جائے ۔ مگر چوہدری غلام احمد صاحب پلیڈر نے مجھے کہا کہ آپ اندھی مخالفت کرنے کی بجائے حضرت صاحب کی کتابیں پڑھیں اور اس بات کو مدنظر رکھیں ۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میری امت کا اختلاف بھی باعث رحمت ہے ۔ اس پر میں نے کتابیں دیکھنی شروع کیں اور مجھے معلوم ہوا کہ وہ تجلی کی کلیں ہیں ۔ جن سے میرے روحانیت کے خون میں دورہ شروع ہو گیا ۔ اور مجھے محسوس ہونے لگا کہ اب تک میں بالکل اندھیرے میں پڑا ہوا تھا میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ حضرت مرزا صاحب ایک اولوالعزم ہستی تھے سلطان القلم تھے اور دنیا نے اسلام کی حالت کو پلٹنے کے لئے دنیا میں بھیجے گئے تھے اور آپ کی شان ایسی ارفع و اعلیٰ تھی کہ مجھے لغت میں بھی ایسے الفاظ نہیں ملتے جن سے آپ کا مرتبہ اور مقام بیان کر سکوں ۔

نمبر شمار	نام جماعت و ضلع	تعداد افراد وعدہ کنندگان	تعداد بیعت جو جنوری سے جون تک ہوئی	نمبر شمار	نام جماعت و ضلع	تعداد افراد وعدہ کنندگان	تعداد بیعت جو جنوری سے جون تک ہوئی
۵۱	گگڑالی	۸	x		ملتان		
۵۲	چک ۶۷ اسلام آباد	۱۲	x	۶۴	لودھراں	۲۵	x
۵۳	مونگ	۷۰	x	۶۵	چک 91/9-R محمود آباد	۱۸	x
۵۴	بیلاں - مرالہ		x	۶۶	دنیا پور	۶	x
۵۵	لکھنانوالی - رجوعہ	۱۶	x			۴۹	x
۵۶	کالرہ دیوان سنگھ	۴	x		منٹگمری		
		۱۱۰	x	۶۷	پاکپتن	۱۴	x
	جہلم					۱۴	x
۵۷	کلرکہار	۱۸	۱		جھنگ		
۵۸	محمود آباد	۲۱	x	۶۸	گلی نو	۸	۱
		۳۹	۱	۶۹	چک نمبر ادرکھانہ	۸	x
	راولپنڈی			۷۰	" ۴۹۷	۸	x
۵۹	گوجرخان	۹	x			۲۴	۱
		۹	x		ہزارہ		
	لاہور			۷۱	بالاکوٹ	۱۳	۴
۶۰	جوڑہ	۲۷	x			۱۳	۴
۶۱	قصور	۱۶	x		مظفر گڑھ		
۶۲	کھڑیاں دھاریوال	۱۵	x	۷۲	لیہ	۷	x
						۷	x

نمبر شمار	نام جماعت و ضلع	تعداد افراد وعدہ کنندگان	تعداد بیعت جو جنوری سے جون تک ہوئی
	ڈیرہ غازیخان		
۷۳	لنڈیشادن	۳	x
		۳	x
	شیخوپورہ		
۷۴	منگو تارڑ	۷	۱
۷۵	کلسیاں	۸	x
		۱۵	۱
	سندھ		
۷۶	چک ۲۷ الف	۸	x
۷۷	کرونڈی	۲۴	x
		۳۲	x

اَلدَّالُّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ (حدیث)

یعنی نیکی کی ترغیب دلانے والے کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا کہ نیکی کرنے والے کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منہ سے نکلی ہوئی آواز کو دنیا میں پھیلانا ملائکہ کا کام ہے پس ہر احمدی جو اپنے دوسرے بھائی کو وصیت کی ترغیب دیتا ہے ۔ وہ اتنے ہی ثواب کا مستحق ہوتا ہے ۔ جتنا کہ مستحق وصیت کرنے والا ہوتا ہے ۔ حضور کی اس آواز پر ہر احمدی کو عمل کرنا چاہیئے کہ "ہماری جماعت میں کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ ہو جس نے وصیت نہ کی ہو

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

ولادت !

عبد القدیر عاصم مغلپورہ گنج کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب شاکر کا نواسہ اور بابو عبد الکریم صاحب کا پوتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے

درخواستہائے دعا

میرا لڑکا عزیزم برہان احمد عمر ۶ ماہ تقریباً دو ہفتہ سے بعارضہ نمونیہ بیمار ہے گردن کے پٹھے کھنچ گئے ہیں ۔ اور ساری ساری رات چیخیں مارتا رہتا ہے ۔ حالت سخت تشویشناک ہے ۔ بوجہ گاؤں میں رہنے کے مناسب طبی علاج حاصل کرنے میں کئی ایک مشکلات ہیں ۔ خود کوئٹہ میں ہوں ۔ بزرگان سلسلہ درویشان قادیان اور دیگر احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں (سلطان احمد پیر کوٹی ۔ واقف زندگی کوئٹہ)

۲ ۔ میرا نوجوان لڑکا نور علی ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے ۔ اس لئے بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان اور دیگر احباب سے عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں ۔

(حکیم یوسف علی فلیمنگ روڈ مفرح حیات دواخانہ لاہور)

۳ ۔ میری بیوی بیمار ہے ۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں (محمد صدیق کاتب دفتر روزنامہ الفضل)

روزنامہ الفضل
۹ جولائی ۴۸ء

لارڈ ماؤنٹ بیٹن اور حکومت برطانیہ

پاکستان کے وزیر مالیات مسٹر غلام محمد نے لنڈن کی پریس کانفرنس میں فسادات کی تمام تر ذمہ واری جو تقسیم ہندوستان کے بعد پنجاب میں رونما ہوئے لارڈ ماؤنٹ بیٹن پر جو اس وقت ہندوستان میں وائسرائے تھے ڈالی ہے۔ آپ نے کہا کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو بطور وائسرائے اچھی طرح علم تھا۔ کہ فسادات کے لئے منظم سازش ہو رہی ہے۔ اس کو علم تھا کہ ناجائز اسلحہ جمع کئے جا رہے ہیں۔ اس کو علم تھا کہ سکھ کیا کچھ کر رہے ہیں۔ اور کس طرح مسلمانوں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ محکمہ سی۔ آئی۔ ڈی نے انہیں صحیح اطلاعات دی تھیں اور ان کے شرکائے کار نے کوئی مؤثر اقدام کرنے کے لئے مشورے دیئے۔ مگر آپ نے ٹس سے مس نہ کی۔ اور پہاڑ کی طرح بے حرکت رہے۔

مسٹر غلام محمد نے یہ بھی کہا کہ وائسرائے نے تقسیم کی کارروائی میں نہایت عجلت اور جلد بازی کی۔ اور صرف دو مہینے میں ختم کر دی۔ یہ نہایت غلط فیصلہ تھا۔ آپ نے کہا کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن محفوظ شخصیت بننا چاہتے تھے۔ اور کچھ کر کے دکھانا چاہتے تھے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچ لاکھ انسان بیکار اور ہلاک ہو گئے۔ لوگوں کے ہزاروں سالوں کے وطن چھوٹ گئے۔

مسٹر غلام محمد کے اس بیان کے جواب میں برطانیہ کے محکمہ تعلقات مشترکہ نے جو بیان شائع کیا ہے نہایت عجیب و غریب ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ

"سکھوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرنے کا فیصلہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے گورنر پنجاب سے مشورہ کرنے کے بعد کیا۔ گورنر پنجاب امن پنجاب کا ذمہ وار تھا۔ اب رہے گورنر پنجاب تو گورنر پنجاب نے سکھ لیڈروں کو گرفتار نہ کرنے کا مشورہ ان اشخاص کی صلاح سے دیا تھا۔ جو بعد میں مغربی اور مشرقی پنجاب کے گورنر بننے والے تھے۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے اس فیصلے کو برطانوی حکومت کی حمایت حاصل تھی۔۔۔

۔۔۔۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن غیر تقسیم شدہ ہند کے گورنر جنرل کی حیثیت سے برطانوی حکومت کے سامنے جواب دہ تھے اور انتقال اختیارات کے سلسلہ میں جس پالیسی اور جس ٹائم ٹیبل پر عمل کیا گیا اسے نہ صرف برطانوی حکومت بلکہ دونوں ملکوں کے نمائندوں کی بھی حمایت حاصل تھی۔"

اس بیان میں اس بات کو تسلیم کیا گیا ہوگا کہ نہ صرف گورنر پنجاب اور لارڈ ماؤنٹ بیٹن ہی کو بلکہ حکومت برطانیہ کو بھی اس بات کا پورا پورا علم تھا۔ کہ سکھ فساد کی تیاری کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے دیدہ دانستہ ان کے انسداد کی کوشش نہ کی

گویا یہ ایک سازش تھی۔ جس کا سلسلہ لاہور سے دہلی تک اور دہلی سے لنڈن تک پھیلا ہوا تھا۔ باقی لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی صفائی میں جو یہ کہا گیا ہے۔ کہ "لارڈ ماؤنٹ بیٹن غیر تقسیم شدہ ہند کے گورنر جنرل ہونے کی حیثیت سے حکومت برطانیہ کے سامنے جواب دہ تھے۔ اور انتقال اختیارات کے سلسلے میں جس پالیسی اور جس ٹائم ٹیبل پر عمل کیا گیا۔ اسے نہ صرف برطانوی حکومت بلکہ دونوں ملکوں کے نمائندوں کی بھی حمایت حاصل تھی۔" اس پالیسی اور اس ٹائم ٹیبل کا نتیجہ چونکہ مسلمانوں کا قتل عام تھا۔ اس لئے

اس کا مطلب یہ ہے کہ خود پاکستان کے نمائندے بھی مسلمانوں کے قتل عام کی سازش میں شامل تھے۔ وہ خود چاہتے تھے۔ کہ مسلمانوں کا نام و نشان مٹا دیا جائے۔ اس سے بڑھ کر غلط بیانی اور کیا ہوگی

کیا اس سے الٹا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ دراصل کانگریس سکھوں اور برطانوی حکومت نے سازش کر کے مسلمانوں کا قتل عام کرایا۔ تقسیم میں جو نقصان پاکستان کو پہنچایا گیا۔ اور جس طرح فریب سے مسلم اکثریت کے علاقے جن میں ضلع گورداسپور خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ مشرقی پنجاب میں شامل کر دیئے گئے۔ اور اس طرح ہند یونین اور کشمیر کے درمیان کاریڈر بنانے کی کوشش کی گئی۔ پھر مسلمانوں کا قتل عام۔ یہ سب باتیں اس بات کی کھلی دلیل ہیں۔ کہ حکومت برطانیہ بھی جس کے نمائندے لارڈ ماؤنٹ بیٹن تھے۔ سکھوں اور کانگرسی لیڈروں کی سازش میں حصہ دار تھی

اس بیان سے لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی صفائی کرتے کرتے محکمہ تعلقات دولت مشترکہ نے حکومت برطانیہ کے چہرے سے بھی نقاب کشائی کر دی ہے۔ اور ان شبہات کو مستحکم کر دیا ہے۔ جو انڈین یونین کی چیرہ دستیوں پر حکومت برطانیہ کی مجرمانہ خاموشی سے اس کے خلاف پیدا ہو رہے تھے۔ پاکستان کے وزیر مالیات نے درست کہا ہے۔ کہ جب ان واقعات کی تاریخ لکھی جائے گی تو الزام کا کچھ حصہ بلکہ تقریباً تمام کا تمام الزام لارڈ ماؤنٹ بیٹن پر آئے گا۔ جس کا اس صفائی کی روشنی میں یہ مطلب ہے کہ حکومت برطانیہ پر آئے گا۔

یہ جمہوریت کیسی؟

انڈین یونین کو جمہوری حکومت ہونے کا بڑا دعوےٰ ہے۔ بڑے ناز سے غیر مذہبی دستور بنایا گیا ہے۔ لیکن خیر سے جب سے اس نے آزادی کی دنیا میں آنکھ کھولی ہے۔ کوئی جمہوری اصول نہیں جو اس نے پامال نہیں کیا۔ ذرا ذرا سی بات میں ہند یونین کے رہنے والے مسلمانوں کو دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ کبھی کہا جاتا ہے اگر تم کشمیر کے معاملہ میں پاکستان کو نہ کوسو گے تو تمہاری وفاداری ثابت نہیں ہو سکتی۔ کبھی کہا جاتا ہے۔ کہ حیدر آباد جا کر نظام کو درست کرو۔ ورنہ تم نفتھ کالم ہو۔ کبھی کسی ٹھٹھار کو محض اس جرم میں گرفتار کر لیا جاتا ہے۔ کہ اس نے برتنوں پر پاکستان زندہ باد اور مسلم لیگ زندہ باد کیوں کندہ کیا ہے۔ اب جا بجا مسلمانوں کو اس بہانے سے گرفتار کیا جا رہا ہے۔ کہ وہ حیدر آباد کے ایجنٹ ہیں۔ سوال ہو سکتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان کے مسلمان اس سلوک کے لائق ہیں تو ترنگے جھنڈے میں سبز رنگ کس لئے شامل کیا گیا ہے۔ جب عمل میں دورنگی ہے تو جھنڈے کو بھی دورنگا بنا دیا جائے تو کیا ہرج ہے۔ خیر یہ تو اندرونی قسم کی جمہوری شان ہے۔ جس کا بیرونی ممالک کو کم ہی علم ہو سکتا ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ ان معاملات پر بھی جو تمام دنیا کی نظر میں آنے والے ہیں۔ انڈین یونین کی جمہوری شان تمام دنیا کے جمہوری

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام

ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا
گوہرِ شب چراغ بن دنیا میں جگمگائے جا

دوستوں دشمنوں میں فرق؟ دأبِ سلوک یہ نہیں
آپ بھی جامِ مے اڑا غیر کو بھی پلائے جا

خالی امید ہے فضول سعیٔ عمل بھی چاہیئے
ہاتھ بھی تو ہلائے جا آس کو بھی بڑھائے جا

جو لگے تیرے ہاتھ سے زخم نہیں علاج ہے
میرا نہ کچھ خیال کر زخم یونہی لگائے جا

مانیں نہ مانیں اس سے کیا بات تو ہوگی دو گھڑی
قصۂ دل طویل کر بات کو تو بڑھائے جا

کشورِ دل کو چھوڑ کر جائینگے وہ بھلا کہاں؟
آئینگے وہ یہاں ضرور تو انہیں بس بلائے جا

منزلِ عشق ہے کٹھن راہ میں راہزن بھی ہیں
پیچھے نہ مڑ کے دیکھ تو آگے قدم بڑھائے جا

عشق کی سوزشیں بڑھا جنگ کے شعلوں کو دبا
پانی بھی سب طرف چھڑک آگ بھی تو لگائے جا

نظاموں سے علیحدہ ہے۔ کشمیر پر چڑھائی کرتے ہوئے خود ہی اعلان کیا۔ کہ استصواب رائے سے فیصلہ کیا جائیگا۔ اس میں شرط یہ لگائی۔ کہ پہلے امن ٹھونس لیا جائے۔ اب یو۔ این او کشمیر کمیشن استصواب رائے کرانا چاہتی ہے گر انڈین یونین ہے کہ عجیب عجیب داؤ پیچ کھیل رہی ہے۔ اور چاہتی ہے کہ کسی طرح یہ بلا ٹل جائے۔ پھر دکن حیدر آباد میں بھی پہلے خود ہی استصواب رائے کا مطالبہ کیا۔ اور جب نظام نے منظور کر لیا۔ تو صاف انکار کر دیا ہے۔

بمبئی میں آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا جو خفیہ اجلاس ہوا ہے۔ اور جس کی رپورٹ معاصر ڈان کراچی نے حاصل کرکے شائع کی ہے اس میں نہرو جی کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کی رائے میں کشمیر اور حیدر آباد دونوں میں اگر استصواب رائے ہوا۔ تو انڈین یونین کے خلاف جائیگا۔ اس لئے آپ نے ہر دو معاملات میں وہ پالیسیاں اختیار کی ہیں۔ جن کا اظہار انڈین یونین کے اعمال سے ہو رہا ہے۔ اس تقریر سے صاف کھل جاتا ہے۔ کہ انڈین یونین محض نام کی جمہوری اور غیر مذہبی حکومت ہے ورنہ دراصل اس کے طریقے تمام کے تمام فسطائی ہیں۔ اور وہ صرف ایک فرقہ دار حکومت ہے÷

نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے رمضان المبارک میں حفاظ کا انتظام

امسال رمضان المبارک میں سات مختلف جماعتوں میں نظارت کی ہدایات کے ماتحت مندرجہ ذیل حفاظ نماز تراویح اور درس القرآن کا اہتمام فرمائینگے۔

(۱) حافظ محمد رمضان صاحب مولوی فاضل } رتن باغ لاہور

(۲) قاری حافظ فتح محمد صاحب ۔ مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور

(۳) حافظ شفیق احمد صاحب ۔ ایبٹ آباد سرحد

(۴) حافظ عزیز احمد صاحب چنیوٹی ۔ مگھیانہ جھنگ

(۵) حافظ عبد الرشید صاحب ۔ پچوال ضلع جہلم

(۶) حافظ عطاء الحق صاحب ۔ لائل پور

(۷) حافظ محمد اعظم صاحب ۔ گجرانوالہ

ناظر تعلیم وتربیت

درخواست دعا

مرزا محمد حیات صاحب تاثیر چنیوٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آجکل انہیں بعض مشکلات درپیش ہیں۔ نیز درخواست کرتے ہیں۔ کہ احباب مشکلات کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں÷

مذہب کا دشمن ــــــــ کمیونزم

کمیونسٹوں کی مذہب سے ظاہری وابستگی محض ایک ڈھونگ ہے

مسعود احمد واقف زندگی

کمیونزم کے حامیوں کی طرف سے ایک خاص پروپیگنڈے کے ذریعے عوام میں یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے۔ کہ کمیونزم کو کسی کے مذہبی معتقدات سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ بھلا اس کو مذہب سے تعلق ہو کیونکر سکتا ہے۔ جبکہ یہ محض ایک اقتصادی نظام ہے۔ اور معاشی اعتبار سے انسان انسان میں کامل مساوات قائم کرنا چاہتا ہے۔ کسی کے مذہبی عقائد کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ اپنے خدا رسول اور صحیفہ آسمانی سے عقیدت رکھنے کے باوجود کمیونزم کے اقتصادی نظام کو قبول کرکے اس کی خوبیوں سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔"

کمیونسٹ پروپیگنڈے سے متاثر ہوئے بغیر اگر ذرا بھی اس تحریک کا مطالعہ کیا جائے۔ تو اس پروپیگنڈے کا سفید جھوٹ عیاں ہو جاتا ہے۔ کمیونزم مذہب کے خلاف ہی نہیں۔ بلکہ اس کا بدترین دشمن ہے۔ اور اس کو صفحہ ہستی سے یکسر مٹا دینا اس کا مقصد اولین ہے۔ کمیونزم کی بنیاد ہی اس امر پر ہے۔ کہ نعوذ باللہ خدا کا وجود محض خیالی ہے۔ اور یہ کہ اس خیال سے ہمیشہ ہمیش کے لئے چھٹکارا حاصل کیا جائے۔ نیز ان تمام وسائل و ذرائع کا بھی سدباب کر دیا جائے۔ کہ جن سے اس خیال یا عقیدے کو تقویت پہنچتی ہے۔ چنانچہ خود لینن جو اس تحریک کے بانیوں میں سے ایک ہے۔ لکھتا ہے۔

"سرمایہ داری کی غیر مرئی قوتوں نے ذہن انسانی میں ایک ڈر کی صورت پیدا کر دی جس سے ایک عالم اعلیٰ کے تخیل کی بنیاد پڑی۔ جسے انسان نے خدا کے نام سے پکارنا شروع کر دیا۔ سو جب تک خدا کا تخیل ذہن انسانی سے فنا نہ کر دیا جائے۔ یہ لعنت کسی طرح دور نہیں ہو سکتی۔"

(Hammer & Sickle by Mark Patrick)

اس طرح مذہب کی جو انسان کو اس کے خالق و مالک سے ملاتا ہے۔ اور انسان پر اس کے قرب کی راہیں کھولتا ہے بہت مذمت کی گئی ہے۔ اور اس معاملے میں تمام کمیونسٹ لٹریچر طوفان بدتمیزی کا ایک ایسا مرقع نظر آتا ہے۔ جسکو پڑھ کر فطرت صحیحہ لعنت بھیجنے پر اپنے آپکو مجبور پاتی ہے۔ چنانچہ مسٹر شروڈ ایڈی نے اپنی کتاب Russia Today میں کارل مارکس اور لینن کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا ہے

"مذہب لوگوں کے لئے افیون ہے۔ مارکس کے نزدیک تمام مذاہب کلیسا اور دیگر مذہبی انجمنیں سرمایہ داری کے وہ آلۂ کار ہیں جن کے ذریعہ مزدوروں کو دھوکہ دیکر ان کے حقوق کی مستقل پامالی کو برقرار رکھا جاتا ہے۔"

نہ صرف یہ کہ خدا کے وجود اور اس تک پہنچنے کے راستہ کو کمیونسٹ لٹریچر میں برا بھلا کہا گیا ہے بلکہ کمیونزم کا مقصد ہی یہ قرار دیا گیا ہے۔ کہ کسی نہ کسی طریق پر خدا اور مذہب کا نام ونشان دنیا سے مٹا دیا جائے۔ چنانچہ R.F Millar نے اپنی کتاب Lenin & Gandhi کے صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے۔

"اس بات پر زور دینے کی چنداں ضرورت نہیں کہ لینن نے مذہبیات کے خلاف نہایت ہی شدید رویہ اختیار کیا۔ اس کے نزدیک کمیونسٹ خیالات کی ترویج میں لوگوں کا تقدس اور تقویٰ ہی بدترین روک ثابت ہوتا ہے۔ اپنی تقاریر اور تصانیف میں لینن نے بار بار اس امر کی وضاحت کی ہے۔ کہ کمیونزم کے حامیوں کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ ہر ممکن کوشش کو کام میں لا کر خدا سے اسکی جبروت وسطوت چھین لیں۔ کیونکہ خدا کا وجود ہی کمیونزم کے سوشل نظام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔"

کمیونزم کو امور اقتصادیات تک محدود سمجھنے والے سوچیں کہ اس نظام کا مقصد اقتصادی بہتری اور غربا نوازی ہے۔ یا اسکی آڑ میں خدا کے خلاف علم بغاوت بلند کرنا ہے۔ کیونکہ خدا اور مذہب کے یکسر استیصال کو اشتراکیوں کی تمام جدوجہد کا مقصد قرار دیا گیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہی ہے۔ کہ کمیونزم معاشی تفریق کے خلاف اعلان جنگ کرنے سے پہلے مذہب کے خلاف لڑائی کا بگل بجاتا ہے۔ اور یہ آجکل کے کمیونسٹ ورکرز کے پروپیگنڈا کا ایک نرالا طریق ہے۔ کہ مکروفریب کے جال میں پھانسنے کے لئے لوگوں سے کہتے یہ ہیں۔ کہ کمیونزم ایک اقتصادی تحریک ہے۔ لیکن بعد میں رفتہ رفتہ لوگوں پر اپنے خیالات کا اثر ڈالکر ان کو دہریہ بنا چھوڑتے ہیں۔

طبعاً سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ کمیونزم جو واقعی نظام ایک اقتصادی نظام ہے مذہب کے اس قدر کیوں خلاف ہے۔ اور معاشی انقلاب برپا کرنے سے پہلے مذہب کے استیصال پر کیوں زور دیتا ہے۔ اسکی کئی ایک وجوہات ہیں ان پر غور کرنے سے پہلے اس تحریک کی ماہیت پر روشنی ڈالنی ضروری ہے۔ یہ خیال کرنا درست نہیں ہے کہ کمیونزم صرف ایک اقتصادی تحریک ہے۔ یا یہ کہ اس کی تمام دوڑ دھوپ امور اقتصادیات تک ہی محدود ہے۔ کمیونزم اور سوشلزم کے حامی خود اس بات کے اقراری ہیں۔ کہ یہ نظام جسے غلطی سے اقتصادیات تک ہی محدود سمجھا جاتا ہے۔ دراصل زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ کیونکہ اس کا پیش کردہ اقتصادی نظام اپنی نوعیت کے اعتبار سے اس قسم کا واقع ہوا ہے۔ کہ وہ عام حالات میں صحیح معنوں میں عملی جامہ نہیں پہن سکتا جب تک خاص حالات پیدا نہ کر دیئے جائیں۔ کمیونزم کے اقتصادی نظام پر حقیقی معنوں میں عمل ناممکن ہے۔ چنانچہ اس تحریک کے حامیوں نے لکھا ہے۔

"سوشلزم بے شک ایک اقتصادی نظام ہے کیونکہ اقتصادی حالات کو انسانی سوسائٹی میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ لیکن وہ محض امور اقتصادیات تک ہی محدود نہیں ہے۔ بلکہ اسے ایک ایسا نظام حیات سمجھنا چاہیئے جو انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔ سوشلزم کا قیام سوسائٹی کے موجودہ نظام میں بنیادی تبدیلیوں کا مطالبہ کرتا ہے۔"

(a New Catechism of Socialism Page 9,10)

اسی طرح انگلستان کے مشہور مصنف مسٹر ایچ جی ویلز اپنی کتاب Socialism & The family کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں۔

"ہمارے نزدیک سوشلزم کسی قسم کی سیاسی فنکاری کا نام نہیں ہے۔ اور نہ ہی یہ اقتصادی فرقہ بندی کے سوال تک محدود ہے۔ بلکہ یہ تو انسانی زندگی کی از سر نو تعمیر کا ایک مکمل خاکہ ہے۔ اور ایک ہمہ گیر بدنظمی کو نظام میں تبدیل کرنیکا ذریعہ ہے"

آگے چلکر وہ اس بات کی شکایت کرتے ہیں کہ لوگ محض یہ خیال کرتے ہوئے کہ سوشلزم ایک اقتصادی تحریک ہے۔ اسے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے اندر وہ ضروری تبدیلی پیدا نہیں کرتے کہ جس پر اس تمام نظام کا اصل دارومدار ہے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں

"اکثر لوگ اس حقیقت کے احساس سے عاری ہوتے ہیں۔ کہ سوشلزم خود انکی اپنی ذات میں اور ان کے مروجہ طریق زیست میں کسی قسم کی تبدیلی کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ صرف امرا کی ارذل خیرات سے محروم ہو جانے کی صورت میں سوشلزم کو اپنی جدوجہد کا ایک سہارا سمجھتے ہیں۔"

پس کمیونزم حقیقت میں ایک ایسا مکمل نظام حیات پیش کرتا ہے

جو باقی تمام نظاموں سے اور خصوصاً اسلام کے پیش کردہ نظام حیات سے بالکل مختلف ہے بلکہ یوں سمجھنا چاہیئے کہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ نظریاتی اعتبار سے کمیونزم دہریت پر مبنی ہے اور انسانی زندگی کا مقصد و منتہا حیوانی نظریہ حیات کے مطابق متعین کرتا ہے۔ یعنی انسان کی تمام جدوجہد کو اول سے آخر تک شکم پری اور تن پروری کے ارذل ترین مقصد کے لئے وقف کر دینا چاہتا ہے۔ ظاہر ہے اس نظریہ کو انسانیت کے ان اعلیٰ و ارفع اخلاقی و روحانی مقتضیات سے دور کا بھی واسطہ نہیں جو تمام حیوانی دنیا میں فطری طور پر انسان ہی کے ساتھ مختص ہیں۔

اس کے مقابلے میں اسلام انسانی زندگی کا مقصد شکم پری اور تن پروری قرار نہیں دیتا بلکہ یہ چاہتا ہے کہ ہمارا اٹھنا اور ہمارا بیٹھنا۔ ہمارا چلنا اور ہمارا پھرنا ہمارا سونا اور ہمارا جاگنا الغرض ہر حرکت و سکون اپنے پیدا کرنے والے خدائے وحدہ لاشریک کے لئے ہو اور اسی نظریے کے ماتحت ہم دنیا کے تمام کام سرانجام دیں۔ دنیوی لحاظ سے ترقی کے میدان میں اوج کمال تک پہنچ جائیں۔ لیکن اس راہ میں ہم ہر قدم اس احتیاط سے اٹھائیں کہ وہ باوجود دنیوی مشاغل ہونے کے خدائے قدوس کی عبادت کا درجہ رکھتا ہو یعنی اپنے اور پرائے سب کے حقوق کی ادائیگی اور فرائض کی بجا آوری کو مدنظر رکھیں سانہی فرائض کی بجا آوری کو جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد کئے گئے ہیں ظاہر ہے کیمونزم اور اسلام کے پیش کردہ نظریات میں زمین و آسمان کا فرق ہے

چونکہ کیمونزم خالص مادی نظریات پر مبنی ہے اس لئے انسانوں انسانوں کے درمیان مدارج معیشت میں کامل مساوات قائم کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس راہ میں اسکو سب سے بڑی مشکل یہ پیش آتی ہے کہ قدرتی طور پر تمام انسان استعداد و صلاحیت کے اعتبار سے ایک لیول پر نہیں ہیں۔ جب ہر شخص کی اپنی استعداد اور قابلیت علیحدہ علیحدہ ہے تو ہر شخص کا کام اور اس کے نتیجے میں پیدا کردہ دولت مقدار اور نوعیت میں ایک نہیں ہو سکتی جب یہ صورت ہے تو پھر پیدا کردہ دولت یا اشیاء سب کے درمیان مساوی طور پر کیوں تقسیم ہوں؟ کیمونزم کے پاس اس "کیوں" کا کوئی جواب نہیں۔ وہ پیدا کردہ دولت یا اشیاء کو زبردستی مساوی طور پر تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ بر خلاف اس کے اڑے آتی ہے وہ فطرت کو بدل نہیں سکتا اس لئے اس مجبوری سے تنگ آکر جھنجھلا اٹھتا ہے اور اپنا سارا غصہ خدا پر اتارتا ہے۔ اور مذہب کے خلاف جو انسان کو خدا تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے علم بغاوت بلند کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کیمونزم خود مذہب سے زیادہ خدا کے وجود کا دشمن ہے۔ حالانکہ خدا کو وجود دینے سے جو فطری مجبوریاں ہمارے سامنے لگی ہوئی ہیں۔ وہ بدل نہیں جاتیں۔ وہ بدستور قائم رہتی ہیں۔ ہاں اگر خدا کو چھوڑ دینے سے ہماری فطری مجبوریاں ہم کو چھوڑ جائیں تو بھی کیمونزم کا مذہب کے خلاف ہونا عقلمندی اور مصلحت پر مبنی قرار دیا جائے۔ لیکن ایسا نہ صرف یہ کہ ہوتا نہیں۔ بلکہ ہو بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ جنہیں ہم فطری مجبوریوں کا نام دیتے ہیں ان کے اندر عجیب و غریب حکمتیں لئے ہوئے ہیں۔ آج اگر دنیا کا ہر فرد صلاحیت لیاقت اور استعداد کے لحاظ سے بالکل ایک ہی لیول پر آجائے تو دنیا کا یہ تمام نظام درہم برہم ہو کر رہ جائے۔ روح جہد [illegible] مادی جائے۔ کشمکش حیات ختم ہو کر ایک عام تعطل و جمود کی صورت اختیار کر لے۔ در اصل کسی پیش آمدہ مشکل کو حل کرنے کا صحیح طریق یہ ہوتا ہے۔ کہ فطری مجبوریوں کو نظر انداز نہ کیا جائے اور ان مجبوریوں کے اندر رہتے ہوئے اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ فطری مجبوریوں سے بالا ہو کر جو کوشش بھی کی جائے گی۔ اس میں یقیناً ناکامی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ سو یہی کیمونزم کا حال ہے معاشی لحاظ سے آج تک وہ کامل مساوات قائم نہ کر سکا ہاں خدا سے لوگوں کو برگشتہ کر کے ان کی تباہی کا سامان مہیا کرنے میں ضرور کامیاب ہو گیا ہے۔ جو سراپا خسران پر دلالت کرتا ہے۔ یعنی ملا کچھ نہیں اور جو کچھ پہلے اپنے پاس تھا وہ بھی جاتا رہا

اسلام نے فطری مجبوریوں کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہوئے حق معیشت میں مساوات کے قیام پر زور دیا اور دولت و ذرائع کے حصول کے طریقوں کی تعیین فرمائی۔ جن سے ذرائع دولت چند ہاتھوں میں محدود ہو جانیکا خطرہ نہ رہے اور پھر اپنی محنت سے کمائی ہوئی دولت کے گرد ایسا ماحول پیدا کر دیا کہ جس کے ماتحت وہ بخوشی اپنی دولت قومی و ملی کاموں میں صرف کریں اور غرباء کی امداد کی نیت سے اس کا ایک حصہ حکومت کے حوالے کرتے ہیں یہ ہے صحیح طریق جو فطرت کے عین مطابق ہے۔ کیونکہ صلاحیتوں کے فطری اختلاف کو ملحوظ رکھتے ہوئے اسلام نے ان ذرائع کو محدود کر دیا ہے کہ جن سے اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل دوسروں پر اقتصادی دباؤ ڈال سکتے ہیں یا انہیں حق معیشت اور اس کے یکساں مواقع سے محروم کر سکتے ہیں۔ اس کے بالمقابل کیمونزم فطری مجبوریوں پر جھلا اٹھتا ہے اور مذہب کی بیخ کنی پر اتر آتا ہے۔ چنانچہ V. Rahman[illegible] لکھتا ہے

"مذہب کا اول سے آخر تک اپنی ظاہری شکل میں بھی اور معنوی حیثیت میں بھی صفحۂ ہستی سے مٹ جانا نہایت ضروری ہے مذہب کی موجودگی میں جس میں اس کے تمام معتقدات اس کی ظاہری شکل اور سوشل تعلقات وغیرہ سب بھی شامل ہیں۔ ایک ایسی سوسائٹی پنپ ہی نہیں سکتی جو معاشی تفریق اور فرقہ بندی سے آزاد ہو"

(صفحہ ۳ Marxism & Religion)

دوسرے اس لئے بھی کیمونزم مذہب کے خلاف ہے کہ اسلام اس دنیا کی زندگی کو نہیں بلکہ آخرت کی زندگی کو مقصد قرار دیتا ہے۔ اسلام کے نزدیک یہ دنیا دار العمل ہے لیکن حیات مابعد الموت کے لئے۔ چنانچہ وہ انسان کو اس مقصد کے حصول کے لئے بعض ایسے کام سرانجام دینے کی تلقین کرتا ہے۔ جنکا ضروری نہیں اسی دنیا میں کوئی ایسا نتیجہ ظاہر ہو۔ جس سے مادی طور پر اس کی اپنی ذات کو فائدہ پہنچے برخلاف اس کے کیمونزم دنیوی زندگی کے بعد حیات اخروی کا قطعاً قائل نہیں ہے۔ وہ تمام جدوجہد کو اس دنیا تک محدود کر کے یہاں پر ہی اس کا نتیجہ دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے نزدیک ہر وہ کام جس کا مادی طور پر اس دنیا میں کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو۔ فعل عبث کا درجہ رکھتا ہے پس ایک مبلغ ایک راہب ایک پادری ایک مولوی اور ایک خدا سے لو لگانے والے انسان کے لئے کمیونسٹ نظام میں کوئی جگہ نہیں۔ وہ پہلے ہی اس امر کا شاکی ہے کہ لوگ بلحاظ استعداد اور صلاحیت ایک لیول پر نہیں ہیں۔ اس پر بھی اگر بعض لوگ ایسے کاموں میں لگ جائیں۔ جن کا مادی لحاظ سے کوئی نتیجہ برآمد نہ ہو اور ان کو محض روحانی تسکین حاصل ہو۔ تو اس کے نزدیک یہ بھی معاشی تفریق کا ایک ذریعہ بن جاتا ہے اگرچہ اس صورت میں جس کو کم دولت ملتی ہے۔ وہ خود اس پر شاکی نہیں ہوتا۔ بلکہ دنیوی عیش و آرام سے دور رہ کر ہی وہ مگن رہتا ہے۔ لیکن کمیونزم اس کی بھی اجازت دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ وہ انسان کو انسان نہیں بلکہ حیوان سمجھتا ہے۔ اور حیوانی نقطۂ نظر کے ماتحت دولت پیدا کرنے اور پیٹ بھرنے کو تمام جدوجہد کا مقصد و منتہا قرار دیتا ہے۔ چنانچہ مذہب کے خلاف اس شکایت کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر جے۔ ایف ہیکر اپنی کتاب "مذہب اور کمیونزم" کے صفحہ ۲۰۱ پر لینن کے حوالے سے لکھتے ہیں

"مذہبی خرافات کا اصل منبع اقتصادی غلامی ہے اور یہ صرف سوشلزم ہی ہے جو اس دنیا میں ایک مزدور کی تمام جدوجہد کو دنیوی زندگی پر ہی مرکوز کر کے حیاتِ مابعد الموت کے عقیدہ سے نجات بخشتا ہے"۔ (باقی)

بنعمت ربك فحدث — "بنعمت رباک اخوانا"

تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ آٹھ جولائی سے موسمی تعطیلات کے لئے بند ہو رہا ہے بورڈنگ تحریک جدید میں بعض بچے غیر ممالک سے آئے ہوئے ہیں۔ میں مخیر اور مہمان نواز احباب سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ کم از کم ایک ایک بچہ کو اپنے ہاں بلا کر چند دن مہمان رکھیں تا کہ وہ بچے یہ محسوس کر سکیں کہ وہ بھی وطن میں ہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے "بنعمت ربک اخوانا" کے ماتحت یہ کوئی مشکل امر نہیں ہے کہ احباب ایسے چند بچوں کو اپنے ہاں بلا سکیں

دنیا کے کناروں تک ـــ افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں

رپورٹ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ ماہ مئی ۱۹۴۸ء

(۳)

بے پردگی کی لعنت اور مغربیت

خاکسار نے ایک تقریر لجنہ کے اجلاس میں بھی کی جس میں غیر احمدی عورتوں نے بھی شمولیت کی۔ انہیں اس طرف متوجہ کیا کہ مغربی تہذیب اور فیشن پرستی نے بے پردگی کی لعنت کو مسلمان عورتوں میں داخل کیا ہے۔ اسلام اور احمدیت کھلے کھلے لفظوں میں پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اس زمانہ کے مامور ومرسل کی زوجہ مطہرہ حضرت ام المومنین اور ہمارے پیارے خلیفہ کی بیگمات وخواتین مبارکہ سب پردہ کرتی ہیں۔ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے تو اندھے سے بھی جس کو کچھ نظر نہیں آتا پردے کا حکم دیا ہے لیکن یہاں اسکے برعکس حالت ہے۔ اس لعنت کو جس قدر جلد دور کیا جائے گا۔ اتنا ہی خاندانوں اور گھریلو زندگی کیلئے بہتر ہوگا۔ آج یورپ بھی گھریلو زندگی کے تباہ ہونے پر چلا اٹھا ہے اور ان کی تباہی کی وجہ محض یہ غلطی ہے۔ لیکن مسلمانوں کی شکست خوردہ ذہنیت ملاحظہ ہو کہ اسی چیز کو اب یہ اختیار کر رہے ہیں۔

عورتوں کے فرائض میں سے سب سے بڑا فرض بچہ کی تعلیم وتربیت ہے۔ آج مسلمانوں کو عمدہ نوجوانوں کی اور عمدہ سپاہیوں کی ضرورت ہے۔ یہ عمدہ نوجوان تبھی تیار ہو سکتے ہیں اگر مائیں اپنی گودوں میں ان کی تربیت کریں۔ ان کو اچھے اخلاق کی تعلیم دیں۔ اور اس فرض سے قطعاً غافل نہ ہوں۔ خاکسار نے پون گھنٹہ تقریر کی اور عورتوں کو واضح الفاظ میں اسلامی تعلیم جو ان کے فرائض سے تعلق رکھتی ہے بتائی۔

کسموں میں تبلیغی جدوجہد

اس عرصہ میں مولوی فضل الدین صاحب بشیر بوجہ آنکھوں کی بیماری کے نیروبی بغرض علاج چلے گئے اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق گذشتہ ماہ سے علاج میں مصروف ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں صحت دے۔

دوسرے مبلغ الموقت چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی۔ مولوی محمد منور صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب ہیں۔ علاقہ کی آب وہوا اور بعض دیگر وجوہ کی بناء پر ہمارے مبلغین کی صحت اس علاقہ میں مخدوش رہتی ہے اور آئے دن کوئی نہ کوئی مبلغ صاحب فراش ہو جاتا ہے۔ اس عرصہ میں چوہدری عنایت اللہ صاحب اور سید ولی اللہ شاہ صاحب ہر دو کئی ایک دن بیمار رہے۔ اللہ تعالےٰ انہیں صحت وتندرستی عطا کرے۔ آمین

تاہم تبلیغی فریضہ کی ادائیگی میں بھی کوشاں رہے۔ اس عرصہ میں مبلغین کو اخراجات کی بھی تنگی رہی آمد کم اور اخراجات میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ اس عرصہ میں ساڑھے تین سو میل کے قریب پیدل، سائیکل اور لاری پر سفر کر کے متعدد افریقن تک پیغام اسلام پہنچایا۔ اور ایک درجن کے قریب دیہات کا دورہ کیا گیا۔ انچارج تبلیغ چوہدری عنایت اللہ صاحب نے اس عرصہ میں مقامی پراونشل کمشنر ڈسٹرکٹ کمشنر اور بعض دوسرے آفیسرز سے ملاقاتیں کیں علی الخصوص پراونشل کمشنر سے اچھی مفصل گفتگو ہوئی۔ اور انہیں "ہو الاسلام" مصنفہ مولوی جلال الدین صاحب شمس بغرض مطالعہ دی۔ مولوی محمد منور صاحب علاوہ زبان سیکھنے کے تبلیغی کاموں میں بھی حصہ لیتے رہے۔ شہر کسموں اور ۵ سے ۶۵ کے افریقن باشندوں میں آپ نے لٹریچر تقسیم کیا اور انگریزی خوان طبقہ سے تبلیغی گفتگو کرتے رہے۔ پندرہ احباب نے اسلام واحمدیت قبول کیا۔ اللہ تعالےٰ انہیں استقامت عطا فرماوے آمین

جماعت کسموں اور مبلغین علاقہ کی اس عرصہ میں ایک مشاورتی مجلس بھی ہوئی۔ جس میں علاقہ کی تبلیغی جدوجہد اور مالی تنگی کو دور کرنیکے متعلق غور وفکر کیا گیا۔ اور جماعت کو علاقہ کی تبلیغی مساعی سے واقف کیا گیا۔ جماعت کسموں کے انڈین احباب نے حسب فیصلہ مشاورت پندرہ پندرہ دن اس سال بغرض تبلیغ وقف کئے ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

ٹانگانیکا میں احمدی مبلغین کی مساعی

خاکسار، قمر صاحب اور شرما صاحب نیروبی سے اروشی کو روانہ ہو کر شام اروشے پہنچے۔ یہاں میر ضیاء اللہ صاحب یونیورسل ٹریڈنگ کمپنی میں احمدیہ مشن کی طرف سے دکان میں کام کرتے ہیں۔ دکان کی حالت۔ روزمرہ کی بکری۔ دیگر ضروریات اور تجارت کو ترقی دینے کے متعلق گفتگو ہوئی۔ دوسرے دن ستر میل کے فاصلہ پر کلمنجارو پہاڑ کے دامن میں ایک احمدی دوست سردار بشارت احمد صاحب رہتے ہیں کئی سالوں سے ان سے ملاقات نہ ہو سکی تھی۔ اور وہ اسجگہ اکیلے احمدی ہیں۔ ان سے ملنے گئے۔ انہیں سواحیلی لٹریچر دیا اور چندوں وغیرہ کے متعلق کہا۔ یہاں سے دوسرے دن موشی آئے۔ افریقن احمدیوں سے ملاقات کر کے انہیں سواحیلی لٹریچر دیا اور اس قصبہ میں تبلیغی سنٹر کھولنے اور دکان کے حصول کیلئے بات چیت کی۔ ہم ایک ہوٹل میں بیٹھے تھے۔ ایک پنجابی ادھیڑ عمر کے تشریف لے آئے۔ باتوں باتوں میں معلوم ہوا کہ یہ صاحب بٹالہ کے رہنے والے اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے بھتیجے ہیں اور آنجناب کا نام منشی محمد اسماعیل صاحب ہے آنکھ پر چشمہ۔ جسم کمزور۔ اور کلام میں تیزی۔ بتلانے لگے کہ میں حضرت مولوی نور الدین صاحب کو جانتا ہوں ایک دفعہ ایک بیمار کو میں لے کر آپ کے پاس گیا تو حضرت مولوی صاحب مجھے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے پاس لے گئے اور انہیں بتایا کہ یہ مولوی محمد حسین کا بھتیجہ ہے۔ حضرت مرزا صاحب فرمانے لگے کہ یہ ہمارا بھی بھتیجہ ہے۔ اور میں نے بھی کہا کہ آپ بھی میرے چچا ہیں۔ چنانچہ میں آج تک حضرت مرزا صاحب کو چچا ہی سمجھتا ہوں"۔ اس کی ان باتوں کو سنکر میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ اسبات کو ایک طرف رکھتے ہوئے کہ حضرت مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا۔ خدا تعالےٰ کو حاضر ناظر جان کر یہ بات بتائیں کہ اس وقت حضرت مرزا صاحب کو کیا انسان سمجھتے تھے؟ منشی صاحب کہنے لگے کہ ہم حضرت مرزا صاحب کو بہت بڑا انسان اور بہت بڑا بزرگ یقین کرتے تھے اور میں اب بھی مرزا صاحب کو بزرگ ہی سمجھتا ہوں"۔ دوسرا سوال میں نے یہ کیا کہ مولوی محمد حسین صاحب کی وفات کے بعد ان کی اولاد کا کیا حال ہے؟ پنجابی زبان میں کہنے لگے۔ "مولوی صاحب دی تے ساری اولاد نالائق نکلی ہے"۔ آخر پر یہ بھی کہا کہ "مولوی (محمد حسین) صاحب نے تو ہمارے ساتھ بھی بے ایمانی کی تھی"۔ اس سلسلہ میں اپنے خانگی حالات اس نے بیان کئے۔ بعد ازاں قادیان کے حالات دریافت کرتا رہا۔ منشی صاحب کی مندرجہ بالا گفتگو کو سنکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام

انی مهين من اراد اهانتك یاد آگیا

اور حضور علیہ السلام کی صداقت پر اور بھی ایمان بڑھا۔ جو اسبات کا مدعی تھا کہ اس نے ہی حضور کو بلند کیا ایسا گرا کہ اس کی اولاد بھی آج اسے بے ایمان کہتے نہیں شرماتی اور خدا نے اپنے مامور کو دنیا میں عزت دی اور اس کی اولاد کے سپرد آج خدمت اسلام کا کام کر کے ان کی عزتوں کو چار چاند لگا دیئے۔ الحمد للہ

واپس پھر اروشے آئے۔ دو تین دن بیمار ہونے کی وجہ سے سفر ملتوی کرنا پڑا۔ قمر صاحب اور شرما صاحب اروشے کے اردگرد افریقن کو تبلیغ کرتے رہے۔ مورخہ ۱۶ مئی کو ہم دوبارہ واپس ہوئے۔ اور یہ سارا سفر نیروبی سے ہوتے آنکہ ۹۰۰ میل لاری اور گاڑی میں کیا۔ سواحیلی اشتہارات راستہ میں تقسیم کرتے آئے۔

ہماری غیر حاضری میں برادرم معلم احمدی عبید صاحب افریقن جیل میں قیدیوں کو اور گورنمنٹ افریقن سکول میں طالب علموں کو مذہبی تعلیم دینے کے لئے جاتے رہے۔ میں نے "اسلام اور دیگر مذاہب" لیکچر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا انگریزی سے سواحیلی میں ترجمہ کیا۔ جو ۵۰ صفحات تک ٹائپ ہو چکا ہے۔ اور اصل اردو کے ساتھ خاکسار ترجمے کے ختم ہونے پر نظر ثانی اور تصحیح کا کام کرے گا۔ انشاء اللہ۔ کسموں سے چار افریقن متعلمین جو تبلیغی ٹریننگ کے لئے آئے ہوئے تھے ان کو تعلیم دیتے رہے اور درس وتدریس کے سلسلہ کو بھی جاری رکھا۔ جزاہ اللہ

برادرم شرما صاحب سفر سے واپس آکر آخر ماہ تک سواحیلی زبان وسبق پڑھتے رہے اور زبان سیکھنے کی جدوجہد میں مصروف رہے۔ وقتاً فوقتاً درس حدیث دیتے رہے۔ جن کا ترجمہ سواحیلی میں کیا جاتا رہا۔ مسجد میں دو تربیتی لیکچر اردو میں دئے جن کا ترجمہ سواحیلی میں خاکسار نے کیا۔ احمدیہ دار التبلیغ مشرقی افریقہ کی سالانہ رپورٹ مرتب کرتے رہے

قمر صاحب سفر سے واپس آنے پر دفتری کام میں خاکسار کی امداد کرتے رہے۔ اور کانفرنس منعقدہ کمپالہ کے فیصلوں اور دیگر امور ڈاک وغیرہ کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ اس عرصہ میں خاکسار نے ۹۲ خطوط لکھے۔ جن کی نقول وغیرہ قمر صاحب تیار کرتے رہے۔ کسموں کے افریقن معلمین کی علمی حالت کا جائزہ لیا اور انہیں آخر ماہ کسموں روانہ کیا۔ مقامی جیل خانہ میں انڈین افریقن اور عربوں میں خاکسار نے اس عرصہ میں تین لیکچر مذہبی واخلاقی احمدیت کی صداقت کے متعلق دئے مقامی ڈسٹرکٹ کمشنر سے مسجد کی ملحقہ زمین کے متعلق وغیرہ شرائط پر گفتگو کی اور ۹۲ سال کے معاہدہ پر زمین حاصل کی گئی۔ ایک وقف جائداد کے سلسلہ میں مقامی حکام سے ملاقات کی

حکیم محمد ابراہیم صاحب نے اس عرصہ میں ٹانگہ ہینڈہ اور ہنگانی کے علاقوں میں تبلیغ کی۔ آپ نے ایک درجن کے قریب دیہات کا دورہ کیا ہینڈہ افریقن میں عیسائیت کا بڑا مرکز ہے آپ نے اس جگہ ۱۵ کے قریب افریقن کو اسلام واحمدیت کی تبلیغ کی۔ اڑھائی سو میل کے قریب سفر کیا پچاس کے قریب بیماروں کو دیکھا اور ادویہ دیں۔ جماعت ٹانگہ میں درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا عورتوں کو پردہ کے مسائل بتائے۔ برادرم مکرم چوہدری مختار احمد صاحب ایاز بعض سفروں میں حکیم صاحب کے ساتھ رہے اور شہر ٹانگہ میں بھی تبلیغی جدوجہد میں حصہ لیتے رہے مرزا یعقوب بیگ صاحب سواحیلی لٹریچر کی تقسیم وفروخت میں کوشاں رہے۔ کوگرے کے قریب برادرم منیر احمد صاحب بھی رہتے ہیں حکیم صاحب ایسا کے عربوں کو اور افریقن کو بھی تبلیغ کرتے رہے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے نہایت عمدہ اثر پیدا کیا۔

ہماری تبلیغی جدوجہد

رپورٹ بیعت بابت جون ۱۹۴۸ء

زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں کل ۹۶ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نو مبائعین میں ۴۲ احباب نے مبلغین سلسلہ احمدیہ اور ۲۱ افراد نے احباب جماعتہائے احمدیہ کے ذریعہ بیعت کی۔ باہم ۳۳ احباب اپنی ذاتی تحقیق کی بناء پر احمدی ہوئے۔ مبلغین اور جماعتہائے احمدیہ کے نام جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں درج ذیل ہیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء (انچارج دفتر بیعت رتن باغ لاہور)

شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام تبلیغ کنندہ	تعداد بیعت
۱	مولوی محسن خان صاحب ضلع اڑلیسہ	۲	۱۵	چوہدری نذیر احمد صاحب مبلغ چک ۶ ع ب ۱۱۰/۷	۵
۲	مولوی بشیر احمد صاحب مبلغ دہلی		۱۶	مستری سلطان بخش صاحب کلرک نہار ضلع جہلم	۱
۳	چوہدری عطاء اللہ صاحب چیمہ مبلغ پنڈی بھٹیاں	۳	۱۷	ملک محمد اسلم خان صاحب آف گگو والہ ضلع ملتان	۱
۴	مولوی غلام حیدر صاحب مبلغ علیقہ دالی	۳	۱۸	مولوی عبد العزیز صاحب چیف انسپکٹر بیت المال	۱
۵	مولوی غلام محمد صاحب اختر مبلغ تاندلیانوالہ	۱	۱۹	نور احمد صاحب چغتائی موضع بھنگالہ لائلپور	۱
۶	مولوی عبد اللطیف صاحب مبلغ اکال گڑھ	۱	۲۰	اللہ بخش صاحب سیکرٹری جماعت احمدیہ چونڈہ سیالکوٹ	۶
۷	مولوی اسد اللہ صاحب مبلغ منگو تارڑ	۲	۲۱	عبد الاحد خیر نگر میرٹھ - یو پی	۱
۸	مولوی محمد سعد صاحب مبلغ ریاست جموں	۶	۲۲	ڈاکٹر محمد خان صاحب جودھ پور متصل علی پور ضلع ملتان	۱
۹	مولوی محمد منشی خان صاحب مبلغ کنجروڑ	۴	۲۳	فیروز دین صاحب کشمیری شیخوپورہ	۱
۱۰	حافظ ابوذر صاحب " روڑہ	۹	۲۴	بابو خان صاحب منڈی بہاؤ الدین ضلع گجرات	۱
۱۱	مولوی عبد الواحد صاحب " کبیر والہ	۱	۲۵	ایم - اے مرزا صاحب لاہور	۲
۱۲	مرزا محمد حسین صاحب " محمود آباد	۱	۲۶	ماسٹر نعمت علی صاحب بھیرہ	۴
۱۳	مولوی عبد الرحمن صاحب " کوٹ امیر علی	۶	۲۷	چوہدری عبد الرؤف صاحب سوہنگیاں ضلع لائلپور	۱
۱۴	حکیم علی احمد صاحب " کریم پورہ	۱			
				میزان	۶۲

پتے مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب کے لئے افریقہ آنے کے واسطے وہاں کے اجازت نامے حاصل کئے گئے ہیں وہ اپنے اپنے موجودہ پتے سے ناظر صاحب امور خارجہ کے دفتر میں فوراً اطلاع کریں اور اس امر کا بھی اظہار کریں کہ کیا وہ افریقہ میں آنا چاہتے ہیں یا نہیں۔

(۱) ضیاء الدین صاحب ولد ملک نور الدین صاحب کنجاہ۔ ضلع گجرات

(۲) عبد الرحمن صاحب ولد میاں مولا بخش صاحب باورچی قادیان

(۳) مستری محمد دین صاحب ولد محمد دین صاحب لودھی ننگل معرفت بابو محمد شریف صاحب ریڈ ننکانہ

(۴) رحمت اللہ صاحب ولد مہر دین صاحب نیاسہ امرتسر " " " "

(۵) عبد الرحیم صاحب ولد الٰہی بخش صاحب امرتسری " " " "

(۶) محمد ایوب صاحب ولد عبد الرحیم صاحب " " " "

(۷) محمد اکرم صاحب ولد غلام احمد صاحب " مغل ماڈل ٹاؤن محمد نگر لاہور

(۸) محمد رمضان صاحب ولد علم دین "

(۹) محمد یوسف صاحب ولد غلام رسول صاحب دار الرحمت قادیان } معرفت وکیل التبشیر صاحب

(۱۰) عبد السلام صاحب ولد عبد اللہ خان صاحب

(۱۱) محمد کریم ولد فضل کریم صاحب گجرات معرفت چوہدری محمد شریف صاحب احمدی منڈی کھیوڑہ والی گوجرانوالہ

(۱۲) حافظ سید محمد یعقوب صاحب ولد سید غلام مصطفےٰ صاحب۔ جودھامل بلڈنگ۔ لاہور

(۱۳) شریف احمد صاحب ولد جمال الدین صاحب ڈرگ روڈ معرفت حافظ ہوٹل کراچی

احباب سے اطلاع آنے پر ناظر صاحب امور خارجہ پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ کسموں کو مطلع فرمائیں گے کہ فلاں فلاں شخص آنا چاہتے ہیں۔ انٹری پرمٹس ناظر صاحب امور خارجہ کی خدمت میں روانہ کی جائیں گی بعد ناظر صاحب امور خارجہ اطلاع دیں گے کہ فلاں فلاں آدمی کی پاسپورٹ تیار ہو گئی ہیں تب سر فرد کو ایک سو -/۲۰۰ روپے بطور قرضہ اور ۱۵۰ کرایہ جہاز روانہ کیا جا سکے گا۔ (فضل الٰہی بکس ۵۵ کسموں مشرقی افریقہ)

"چندہ حفاظت مرکز"

قادیان کی واپسی کے لئے کوشش

قادیان ہمارا ہے اور انشاء اللہ ہم اسے لے کر رہیں گے۔ ہر مخلص احمدی کے دل میں یہ جذبہ ہے کہ وہ چین نہ لیں جب تک ہم قادیان میں دوبارہ داخل نہیں ہو جاتے۔ لیکن محض دل میں جذبہ رکھنے سے کام نہیں ہو جاتے جب تک ساتھ عمل نہ ہو۔

نظارت بیت المال اس وقت ہر مخلص احمدی سے یہ توقع رکھتی ہے کہ چندہ حفاظت مرکز کی جو رقم اس کے ذمہ اس وقت ہے اس کی ادائیگی جلد سے جلد کر دی جائے۔

جمعہ کے خطبہ کے بعد ہر خطیب سے نظارت بیت المال درخواست کرتی ہے کہ پہلے خطبہ کے بعد تمام جماعت کے دوستوں کو قادیان کی یاد دلا کر انہیں تلقین کی جائے کہ وہ کم از کم اپنے ذمہ حفاظت مرکز کے بقائے ادا کر دیں۔ (نظارت بیت المال)

تقرر امراء جماعتہائے احمدیہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو امیر و نائب امیر مقرر فرمایا ہے۔ یہ تقرریاں ۳۰ - اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے ہیں۔

(۱) تخت ہزارہ ضلع سرگودھا ـــــ امیر - شیخ محمد رفیق صاحب

(۲) حلقہ نجیبی شرقپور " مولوی عبد العزیز صاحب

(۳) " نائب امیر چوہدری سردار محمد صاحب سکنہ محمود بٹوال

(۴) ضلع گوجرانوالہ " چوہدری محمد شریف صاحب

(ناظر اعلیٰ)

فقیر ایپی کے حامیوں کو مانکی شریف کا چیلنج

بنوں ۸ر جولائی بنوں کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پیر صاحب مانکی شریف نے پٹھانوں کو مشورہ دیا کہ وُہ پاکستان کی خوشحالی اور فارغ البالی کے لئے ہر وقت کوشاں رہیں پیر صاحب نے فقیر ایپی اور ان کے حواریوں کو چیلنج دیا کہ وُہ میدان میں آکر اپنی غیر اسلامی سرگرمیوں کا جواز پیش کریں۔

وزارت داخلہ کے زیر اہتمام سرکاری افسروں اور اخبار نویسوں کی کانفرنس

لاہور —— اپنے نامہ نگار سے —— ۸ر جولائی

موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کی وزارت داخلہ پاکستان کے اخبار نویسوں اور سرکاری افسروں کا کراچی میں ایک مشترکہ اجلاس بلانے والی ہے اس اجلاس میں اخباروں کیلئے کاغذ اور ان کی قیمتوں اور کاغذ کے کوٹے وغیرہ کے متعلق فیصلے ہونگے۔ اس کانفرنس میں پاکستان کے اخباروں کے معیار صحافت کو بلند کرنے کے طریقوں پر بھی غور کیا جائے گا۔

مغربی پنجاب کی اخراجات میں تخفیف کرنے والی کمیٹی کی سفارشات

لاہور —— اپنے نامہ نگار سے —— ۸ جولائی

موثق ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کی حکومت نے اخراجات کی جانچ پڑتال اور ان میں تخفیف پر غور کرنے کے لئے جو کمیٹی بٹھائی تھی۔ اُس نے مندرجہ ذیل سفارشات پیش کی ہیں:-

۱- کسی ملازم کے عہدے میں ترقی نہ کی جائے ۲- کوئی نیا عہدہ قائم نہ ہو جائے۔ ۳- اگر اشد ضرورت نہ ہو تو کوئی نیا تقرر عمل میں نہ لایا جائے اشد ضرورت کی صورت میں واضح کر دیا جائے کہ تنخواہ اور ملازمت کی شرائط میں حکومت کے جاری کردہ حکم کے مطابق ترمیم کی جا سکتی ہے۔ حکومت یہ حکم تنخواہ کمیشن یا کمیٹی کی سفارشات کے حوالے سے جاری کیا کرے گی۔ ابھی کمیٹی کی طرف سے مزید سوچ بچار کا سلسلہ جاری ہے اور امید کی جاتی ہے کہ وُہ مزید سفارشیں بھی کرے گی اس وقت تک کی تجاویز اور سفارشوں کو تمام محکموں کے اعلیٰ افسروں تک پہنچا دیا گیا ہے۔

مسٹر غلام محمد ترکیہ جائیں گے

کراچی ۸ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد جو اسٹرلنگ فاضلات کے بارے میں گفت و شنید کرنے کے لئے لندن گئے ہوئے ہیں پاکستان آتے ہوئے ٹرکی جائینگے جہاں وُہ ترکی افسران سے ملینگے اور پاکستانی سفارت خانہ کے قیام کا انتظام کرینگے۔

کراچی کے سٹیشن ماسٹر کی گرفتاری

کراچی ۸ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان پولیس نے رشوت لینے کے الزام میں کراچی شہر کے اسٹیشن ماسٹر مسٹر جے ایم مائیکل کو گرفتار کر لیا ہے معلوم ہوا ہے کہ اسٹیشن ماسٹر بہت عرصہ سے ٹکٹ فروشوں سے رشوت لیا کرتا تھا۔

—— لندن ۸ر جولائی۔ پاکستان اور برطانیہ میں سٹرلنگ قرضہ کے متعلق جو معاہدہ ہوا ہے اس پر اس ہفتہ کے آخر تک دستخط نہ...

خان بہادر شیر زماں خان

ریاستہائے بلوچستان کے پولیٹیکل ایجنٹ مقرر ہوئے

کراچی ۸ر جولائی۔ پاکستان گزٹ ۲ر جولائی کے ایک اعلان کے مطابق خان بہادر شیر زماں خان ۱۰ر جون ۱۹۴۸ء سے ریاستہائے بلوچستان کے پولیٹیکل ایجنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

فقیر ایپی کا ایک ہندو جاسوس پکڑا گیا

بنوں ۸ر جولائی۔ ڈان کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ میران شاہ میں ایک ہندو گرفتار کیا گیا ہے جو فقیر ایپی کے ہیڈ کوارٹر سے واپس آ رہا تھا۔ اور فقیر ایپی کا پیغام لیکر نئی دہلی جا رہا تھا۔ اس کے پاس سے چند خطوط برآمد ہوئے ہیں وُہ پولیس کی حفاظت میں ہے امید ہے کہ اس سلسلہ میں مزید تفصیلات کا انکشاف ہو گا۔

کان پور میں فساد

کان پور ۸ر جولائی کچھ سکھوں اور خوانچہ لگانے والوں کے درمیان فساد ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ جس میں کرپانوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ جھگڑا آموں کی قیمت سے ہوا۔ لڑائی میں ایک آدمی کا بازو کٹ گیا۔ اور دوسرے کو ایک گہرا زخم آیا ہے پولیس نے ۲۰ سکھوں کو گرفتار کر لیا ہے۔

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی ہلاکت خیز پالیسی کے سلسلے میں

حکومت برطانیہ کو بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا

کراچی ۸ر جولائی حکومت پاکستان کے محکمہ امور خارجہ و کامن ویلتھ ریلیشنز نے آج ایک مفصل بیان میں برطانوی کامن ویلتھ ریلیشنز آفس کی طرف سے جاری کردہ اس بیان کی پُرزور تردید کی ہے۔ جس میں پاکستان کے وزیر خزانہ کے اس بیان کو غلط بتایا گیا تھا کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن پر مسلمانوں کے قتل عام کی ذمہ داری عاید ہوتی ہے۔ حکومت پاکستان کے اعلان میں کہا گیا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ان سکھ لیڈروں کے خلاف کارروائی کرنے کا حتمی وعدہ کیا تھا جو شر انگیزی پر تلے ہوئے تھے۔ لیکن ماؤنٹ بیٹن نے یہ وعدہ پورا نہ کیا۔ اگر انہوں نے اس معاملہ گورنر پنجاب کے مشورہ پر عمل کرنا ضروری خیال کیا۔ تو بھی انہیں ذمہ واری سے بری الذمہ قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ ملک میں امن و ضبط برقرار رکھنے کی ذمہ واری بہر حال لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی ہی تھی۔ برطانوی کامن ویلتھ آفس کا یہ کہنا کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے فیصلے کو برطانوی حکومت کی منظوری حاصل تھی۔ زیادہ سے زیادہ یہ ثابت کرتا ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے علاوہ برطانوی حکومت بھی ملزم ہے جس نے ماؤنٹ بیٹن کی تباہ کن پالیسی کو منظور کیا۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے کہا ہے کہ قتل و غارت اور نقل مکانی کی کارروائی سے ہندوستان کی تین فی صدی آبادی متاثر ہوئی۔ لیکن یہاں یہ بتا دینا ضروری ہے کہ ہندوستان کی آبادی کا تین فیصدی حصہ کینیڈا کی مجموعی آبادی اور آسٹریلیا کی ۴۰ فیصدی سے زیادہ آبادی کے برابر ہے۔ پھر یہ بھی ایک واضح حقیقت ہے کہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ملک کی تقسیم کرانے میں بڑی جلد بازی سے کام لیا۔ حالانکہ مسلم لیگی لیڈروں نے انہیں کئی بار یہ بتایا کہ تقسیم کی کارروائی کیلئے مقرر کردہ مہلت نہایت قلیل ہے۔ لیکن اس مشورہ کو نظر انداز کرتے ہوئے انتقال اقتدار کی آخری تاریخ ۱۵ر اگست ۱۹۴۷ء مقرر کر دی گئی اس تاریخ کے تعین کے بعد بھی مسلم لیگی لیڈر لارڈ ماؤنٹ بیٹن پر زور دیتے رہے کہ برطانوی حکومت اپنے تئیں اس وقت تک ہندوستان کی صورت حال سے بری الذمہ تصور نہ کرے جب تک دونوں نو آبادیات میں انتقال اقتدار کی تکمیل نہیں ہو جاتی۔ اور ان میں فوجیں پوری طرح تقسیم نہیں ہو جاتیں۔ تقسیم کے بعد پیش آنے والے حالات نے مسلم لیگ کی اس صائب رائے کی اہمیت روز روشن کی طرح عیاں کر دی ہے۔ جسے لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے بظاہر برطانوی حکومت کی رضامندی سے مسترد کر دیا۔

جاسوسی کے الزام میں مسلمانوں کی گرفتاریاں

ناگ پور ۸ر جولائی حکومت سی۔ پی نے سرکاری طور پر تسلیم کر لیا ہے کہ سی۔ پی میں کئی مسلمانوں کو حیدر آباد کا ایجنٹ ہونے کے الزام میں گرفتار...

پاکستان میں باغی عناصر کو ہرگز برداشت نہیں کیا جائیگا

راجہ غضنفر علیخاں کی کوہاٹ میں تقریر

پشاور ۸ر جولائی پاکستان کے وزیر مہاجرین و بحالیات راجہ غضنفر علی خاں نے کل کوہاٹ کے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ جو شخص اس نازک مرحلہ پر اہم ترین مسائل سے عوام کی توجہ ہٹانے کی کوشش کرے گا۔ اور عوام کے سامنے معمولی چیزوں کو بڑھا چڑھا کر پیش کریگا۔ اسے پانچواں کالم تصور کیا جائیگا خواہ سیاسیات اور سماج میں اس کی پوزیشن کوئی ہی کیوں نہ ہو راجہ صاحب نے عوام کو مشورہ دیا کہ وُہ دشمنان پاکستان کی سرگرمیوں سے آگاہ رہیں صوبہ میں غذائی قلت کا ذکر کرتے ہوئے راجہ صاحب نے عوام کو یقین دلایا کہ اب ملک کی غذائی صورت حال بہتر ہو رہی ہے اور کابینہ پاکستان نے غذائی بہم رسانی کے لئے صوبہ سرحد کیطرف سب سے زیادہ توجہ دینے کا فیصلہ کیا ہے راجہ صاحب نے جہاد کشمیر میں بیش قیمت قربانیاں پیش کرنے کیلئے سرحد کے پٹھانوں کو ہدیۂ تبریک پیش کیا۔ کوہاٹ کے مسلمانوں نے راجہ صاحب کی خدمت میں ایک سپاسنامہ پیش کیا جس میں قائد اعظم کی قیادت پر کامل اعتماد کا اظہار کیا گیا اور خدمت پاکستان کیلئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کا اعلان کیا گیا۔

بندوبست استمراری ختم کر دیا جائیگا

حکومت مشرقی بنگال کی تجویز

ڈھاکہ ۸ر جولائی۔ مشرقی بنگال کی حکومت بندوبست استمراری کو ختم کرنے کے سلسلے میں جو پہلا قدم اُٹھائے گی وُہ یہ ہوگا کہ ان تمام ریاستوں کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے لے گی۔ جو کورٹ آف وارڈز کے تحت ہیں۔ لیکن یہ کارروائی اسی وقت ہو سکے گی جب اس مقصد کے لئے جو مسودہ قانون اسمبلی کے سامنے پیش کیا گیا ہے پاس ہو جائے۔

مشرقی بنگال کے وزیر مالیات مسٹر تفضل علی نے بتایا کہ ۸۸ کے قریب ریاستیں کورٹ آف وارڈز کی نگرانی میں ہیں۔ جن کی مجموعی نکاسی ۷۵ لاکھ روپیہ ہے

...کر لیا گیا ہے۔ ان پر پبلک سیفٹی ایکٹ کے تحت مقدمات چلائے جائیں گے۔

گیہوں کا ذخیرہ پکڑا گیا

راولپنڈی ۸ر جولائی۔ آج پولیس کے خاص دستہ نے انفورسمنٹ افسر کی سرکردگی میں ایک آڑھتی کے گودام پر چھاپہ مارا۔ اور سو من گیہوں اور آٹھ بوری چینی برآمد کی۔ آڑھتی کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا گیا ہے اور اس سلسلہ میں ایک اسسٹنٹ راشننگ افسر، ۲ سپروائزر اور تین چوکیداروں کو معطل کر دیا گیا ہے۔

عرب لیگ توسیع کی تجویز مان لے گی

قاہرہ ۸ر جولائی۔ عراق کے چیف آف سٹاف اور فلسطین میں عرب فوجوں کے سپریم کمانڈر میجر جنرل نور الدین محمود شاہ عبداللہ سے ملنے کیلئے آج قاہرہ سے بذریعہ ہوائی جہاز عمان پہنچے۔ عرب لیگ کے جنرل سیکرٹری عزام پاشا نے کاؤنٹ برنادوت سے ملاقات کی عزام پاشا نے عارضی صلح کی مدت کی توسیع کے بارہ میں انہیں عرب لیگ کے فیصلہ سے مطلع کیا ہے۔